



Ahmad Khan Ke " Kanz Ul Iman " Aur Barelvi Mulla Hazraat Ka Hussam Ul Haramain Ke Fatwe Ki Zadd me , Dalail Ke Sath 🔥

8 messages

Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>
To: ikramraza742@gmail.com

Mon, Apr 20, 2020 at 7:04 PM

Ikram Razakhani Ahmad Raza Ne Qur'an Ka Tarjuma Kiya Aur Uska Naam " Kanz Ul Iman " hai aur ye Kanz Ul Iman Ko Ulama E Saudia Ne Banned Kar Diya Aur Jalane ka Hukam Diya Hai .

Alhumdulillah Molana Ilyas Ghumman Sahab Ki Kitaab " Kanz Ul Iman Ka Tehqiqi Jayza " Ye Kitaab Ka Mutala Karo Ikram Razakhani Tum ko Kanz Ul Iman Ki Haqiqat Maloom Pad Jaygi Aur Kanz Ul Iman Ka Padhna Imaan ko Barbad Karna hai .

👉 Kitaab " Kanz Ul Iman Ka Tehqiqi Jayza " (Molana Ilyas Ghumman Sahab)

Link : <https://archive.org/stream/KanzulImanKaTehqiqiJaizaByShaykhMuhammadIlyasGhumman#mode/1up>

Ab Agar tum ko Kanz Ul Iman ka Banned aur Jalane ka Hukam jo Ulama E Saudia ne diya hai uski Daleel chaiye to Barelvi Molvi Abdul Sattar Khan Niyazi Ki Kitaab " Ittehad Bain Ul Muslimeen " Ka Mutala Kare .
Aur Agar Deep me chaiye to Molana Ilyas Ghumman Sahab ki kitaab " Hussam Ul Haramain Ka Tehqiqi Jayza " ke starting ke pages ka Mutala kare Link Niche De Raha hu .

👉 Kitaab "

Ittehad Bain Ul Muslimeen "

Link : <https://www.scribd.com/document/134483299/Ittehad-Bain-Ul-Muslimeen>

👉 Kitaab " Hussam Ul Haramain Ka Tehqiqi Jayza " (Molana Ilyas Ghumman Sahab)

Link : <https://archive.org/stream/HussamUlHaramainKaTehqeeqiJaizaByShaykhMuhammadIlyasGhumman#mode/1up>

Ab Ikram Razakhani ko ye batana hai ke jo Ahmad Raza Khan ne kitaab " Hussam Ul Haramain " likh kar Ulama E Deoband Ko Kaafir ka Fatwa diya hai aur ye likha hai ke jo inn Ulama E Deoband aur Deobandiyo ke Kufar me shaqq kare wo bhi kaafir hai to abh ye Ahmad Raza Khan ke Fatwe se dekhna Barelvi Firqe ke bade bade Molvi kaise Ahmad Raza Khan ke Kufar ke fatwe ki zadd me aate hai .

Mai ye kitaab dera hu padh lena Aur Himmat hai to Ahmad Raza Khan ko bacha lo ya Apne Bade Bade Jaiyyed Barelvi Molvi ko bacha lo ye tumhare Par Chodta hu

👉 Kitaab " Hussam Ul Haramain Ka Tehqiqi Jayza " (Molana Ilyas Ghumman Sahab)

Link : <https://archive.org/stream/HussamUlHaramainKaTehqeeqiJaizaByShaykhMuhammadIlyasGhumman#mode/1up>

Ab ikram raza faisla kar lo kya karna hai aur kuch Chaiye to GMail karna insallah aur bhi Dalail se Waar maruga .

Mohammed Ikram Raza Official <ikramraza742@gmail.com>
To: Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>

Mon, Apr 20, 2020 at 7:35 PM

دیوبندی مذہب کے باطل عقائد اور قرآن کریم کے تراجم میں خیانتیں

حکیم الامت دیوبند علامہ اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھتا ہے کہ : پھر یہ کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب . اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے . ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے . (حفظ الایمان ص 8 کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند مصنف : اشرف علی تھانوی)

مطلب یہ کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگل، جانوروں اور بچوں سے ملایا۔

بانی دیوبند علامہ محمد قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھتا ہے کہ : اگر بالغرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ فرق نہیں ائیگا۔ (تحذیر الناس، صفحہ نمبر 34 دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، مصنف: قاسم نانوتوی)

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ : شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔

فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (برابین قاطعہ صفحہ نمبر 51 مطبوعہ بلال ڈھور، مصنف: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ، مولوی رشید احمد گنگوہی)

مطلب یہ کہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک سے شیطان و ملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی۔

شاہ اسماعیل دہلوی دیوبندی، وبابی: نے نماز میں سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال مبارک کے آنے کو جانور وں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا۔

(صراط مستقیم صفحہ 169، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہو رمصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

حکیم الامت دیوبند اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام۔ نامی اسم گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی تو یہ و استغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے۔ ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ یعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ (الامداد صفحہ 35 مطبع امداد المطابع تھا نہ بھون انڈیا، مصنف: اشرف علی تھانوی)

مطلب یہ کہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا۔

مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب بلغۃ الحیران میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے گزرے تھے میں نے انہیں بچایا۔ (معاذ اللہ) (بلغۃ الحیران صفحہ نمبر 7)

دیوبندی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے کہ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (برابین قاطعہ ص 55، مصنف: خلیل احمد انبیٹھوی)

دیوبندی وبابی مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ 43 مطبوعہ: میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب ارام باغ کراچی مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہئے۔ (معاذ اللہ)

(تقویۃ الایمان ص 88: مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ (معاذ اللہ)

(تقویۃ الایمان ص 13: مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

اسی مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء باندھا کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان ص 53) (ترتیب و پیشکش: ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے اپنی کتاب برابین قاطعہ کے صفحہ نمبر 52 پر لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا کنہیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ (معاذ اللہ)

مولوی خلیل دیوبندی اپنی کتاب برابین قاطعہ کے صفحہ نمبر 30 پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان علماء دیوبند سے سیکھی۔ (معاذ اللہ)

حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی فضل الرحمن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹایا۔ (معاذ اللہ)

بانی دیوبند نانوتوی لکھتا ہے: انبیاء کرام اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تذییر الناس ص5، مصنف: مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی) مطلب یہ کہ عمل اگر امتی زیادہ کرلے تو نبی سے بڑھ جاتا ہے۔ (معاذ اللہ)

قطب العالم دیوبند رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے اگر (کسی) دوسرے پر اس لفظ کو تباویل بول دیوے تو جائز ہے۔ (فتاویٰ رشید یہ جلد دوم ص9، مولوی رشید گنگوہی دیوبندی) محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص435 مصنف: رشید احمد گنگوہی دیوبندی) عقیدہ: قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا جائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص265) عیدین میں (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص243) (ترتیب و پیشکش: ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

حکیم الامت دیوبند اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب امداد الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 29/28 میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی کا نکاح ہوسکتا ہے لہذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے۔

عقیدہ: مولوی اشرف علی تھانوی اپنی فتاویٰ کی کتاب امداد الفتاویٰ کا اختلاف ہے راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب الاضافات الیومیہ جلد 4 ص139 پر لکھتا ہے کہ شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اسلئے اہل تعزیر کی نصرت (مدد) کرنی چاہئے۔ آپ نے مولوی اسمعیل دہلوی کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں ملاحظہ کیں اس کتاب کے متعلق دیوبندی اکابرین کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اکابر اپنی فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشید یہ میں تقویۃ الایمان کے بارے میں لکھتا ہے: کتاب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص351) جو تقویۃ الایمان کو کفر اور مولوی اسمعیل کو کافر کہے وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔ (فتاویٰ رشید یہ ص356، 252) مولوی اسمعیل دہلوی قطعی جنتی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص252)

نذر و نیاز حرام ہے، پیر یا استاد کی برسی کرنا خلاف سنت و بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص461) بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص460)

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے: اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہئے۔ (تقویۃ الایمان ص55)

اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسان نقص و عیب اس کے لئے ممکن ہے۔ (رسالہ یک روزی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کہ یمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

دیوبندیوں کے نزدیک یزید (امیر المومنین جنتی اور بے قصور) ہے۔ (رشید ابن رشید، حیات سیدنا یزید)

اصل اختلاف کیا ہے؟ اہلسنت و جماعت اور دیوبندیوں کا اصل اختلاف یہ نہیں ہے کہ اہلسنت کھڑے ہوکر درود و سلام پڑھتے، نذر و نیاز کرتے ہیں، وسیلے کے قائل ہیں، مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور دیوبندی اس تمام کارخیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے امت مسلمہ کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا وہ اکابر دیوبند یعنی دیوبندیوں کا پیشواؤں کی وہ کفر یہ عبارات ہیں جو ہم نے پیچھے تحریر کیں جن میں کھلم کھلا سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کرکے اسلام کی دجیاں بکھیری گئی ہیں۔ دیوبندی ادارے آج بھی ان کفر یہ عبارات کو کتابوں میں شائع کرتے ہیں اس کی تردید بھی نہیں کرتے، اس کے خلاف بھی کچھ نہیں کہتے۔

ان میں دارالعلوم دیوبند، تبلیغی جماعت، جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، سپاہ صحابہ، جمعیت علماء ہند، تنظیم اسلامی، جیش محمد، حزب المجاہدین وغیرہ تمام دیوبندی تنظیمیں ان باطل عقائد پر مشتمل ہیں جو اپنے آپ کو آج کل اہلسنت و جماعت سنی حنفی دیوبندی مکتبہ فکر کا لیبل لگا کر پیش کرتے ہیں یہ ان کے علماء کفریہ عبارات سے توبہ کرتے ہیں نہ یہ کہتے ہیں کہ ان عبارات کو لکھنے والے ہمارے اکابرین نہیں ہیں بلکہ ان سب کو اپنا امام مجدد اور حکیم الامت کہتے ہیں اور مانتے بھی ہیں۔

اس اختلاف کا حل یہ ہے : اگرچہ بھی دیوبندی اپنے ان بڑوں کی کفر یہ عبارات سے توبہ کر کے ان تمام کفر امیز کتب سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں دریا برد کردیں تو اہلسنت کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں ۔

دیوبندی شاطروں کی چال : علماء دیوبند یا عوام دیوبند کبھی بھی اپنے ان عقائد کو اپ پر ظاہر نہیں کریں گے بلکہ ان عبارات کا زبان سے انکار بھی کریں گے تاکہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دے سکیں یاد رکھئے زہر کھلانے والا کبھی بھی سامنے زہر نہیں دیگا ورنہ کوئی اسے نہیں کھائے گا اس کی چال یہ ہوتی ہے کہ مٹھائی کے اندر ڈال کر دیگا اور کہے گا کہ کھاؤ یہ مٹھائی ہے اس مٹھائی کو دیکھ کر قوم اسے کھائے گی ۔

اج دیوبندی یہ چال چل کر لاکھوں لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں نماز نماز کہہ کر لوگوں کو لے کر جاتے ہیں اس طرح انہوں نے لاکھوں لوگوں کو بد مذہب کردیا ، لاکھوں نوجوانوں کو مفتی بنادیا کہ وہ مسلمان پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگائیں یہی وجہ ہے کہ آج گھر میں یہ ماڑ دھاڑ ہے اولاد والدین پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگاتی ہے خدارا ! اپنی نوجوان نسل کا خیال رکھو ان کی تربیت کرو ، انہیں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل کرو یہی فلاح و کامرانی کا راستہ ہے ۔

قرآن مجید کے ترجموں میں خیانتیں و کفریہ عبارات، خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں

(1) القرآن: ولما يعلم اللہ الذین جاهدوا منکم۔ (سورہ آل عمران ایت نمبر 142، پارہ 4)
ترجمہ: حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

ترجمہ: حالانکہ بنو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ کو (معاذ اللہ) بے خبر لکھا ہے جو کہ کفر ہے ۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔ ترجمہ: اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (امام اہلسنت)

(2) القرآن: ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر المکرین۔ (سورہ انفال، پارہ نمبر 9)
ترجمہ: وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)
ترجمہ: اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر)
ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو مکرو فریب کرنے والا لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کفر نہیں ہے ؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلی علیہ الرحمہ اس ایت کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔
ترجمہ: اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (کنز الایمان)

(3) القرآن: ووجدک ضالاً فہدی۔ (سورہ الضحیٰ ایت نمبر 7)
ترجمہ: اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبدالماجد دریا بادی دیوبندی)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
ان دونوں دیوبندی مولویوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خبر اور بھٹکا ہوا لکھا ہے اگر نبی بھولا بھٹکا اور بے خبر ہوگا تو پھر وہ اُمت کو کیا راستہ دکھائے گا نبی تو پیدائشی نبی اور ہدایت یا فتنہ ہوتا ہے ۔

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا ن صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمہ اس کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔
ترجمہ: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ۔

(4) القرآن: ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم۔ (سورہ نساء ایت 142، پارہ 5) ترجمہ: منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دیگا ۔

(محمود الحسن دیوبندی ، شاہ عبدالقادر)

ان دونوں دیوبندیوں نے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے والا لکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات عیب سے پاک اس طرح کی چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے ۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمہ اس ایت کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔

ترجمہ: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے ماریگا۔ (کنز الایمان ترجمہ قرآن)

اپ حضرات نے دیوبندیوں مولویوں کے تراجم کی جھلک ملاحظہ فرمائی آپ حضرات فیصلہ کریں کہ ان لوگوں نے قرآن مجید کے تراجم میں خیانت نہیں کی کیا ایسے لوگ اسلام کے چہرے کو منع نہیں کر رہے؟ کیا ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہوسکتی ہے؟ کیا ان لوگوں کے تراجم ہمیں پڑھنے چاہئیے؟ کیا ہم ان لوگوں سے کوئی اصلاحی کوششوں کی امید رکھیں؟ نہیں برگز نہیں ان باطل عقائد رکھنے والوں کا اسلام سے دور تک کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔

اہم نوٹ: مضمون دیئے گئے حوالہ جات کی اصل کتب ہمارے پاس موجود ہیں جب چاہیں جہاں چاہیں ہم دیکھا سکتے ہیں اور تراجم قرآن بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ کوئی بھی منکر انہیں غلط ثابت کر کے دیکھائے

[Quoted text hidden]

Mohammed Ikram Raza Official <ikramraza742@gmail.com>
To: Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>

Mon, Apr 20, 2020 at 7:37 PM

Tu mar jayega magar is post ka jawab nahi de sakta.. Mardood deobandar...
Tu kiya Kisi ka operation karega...
Ham tumhara pehle hi Postmastem kar chuke hen.. Najdi kutte
[Quoted text hidden]

Mohammed Ikram Raza Official <ikramraza742@gmail.com>
To: Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>

Mon, Apr 20, 2020 at 7:37 PM

Jo nabi ka nahi wo hamara nahi
[Quoted text hidden]

Mohammed Ikram Raza Official <ikramraza742@gmail.com>
To: Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>

Mon, Apr 20, 2020 at 7:44 PM

دیابنہ اور وبابیہ جگی جگہ جاہلانہ کمنٹس کرتے ہیں اور مسلمانان اہلسنت اور امام اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز کا ایجنٹ کہتے اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں یہ مضمون ایسے جھوٹے کذاب لوگوں کے رد میں پیش کیا جا رہا ہے پڑھیئے اور فیصلہ کیجیئے زباں میری ہے بات ان کی:

قطب العالم دیوبند جناب رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ میں رشید سرکار (انگریز) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہیں ہوگا اور مارا گیا تو سرکار (انگریز) مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے
(از کتاب: تذکرۃ الرشید صفحہ نمبر 80 مطبوعہ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور پاکستان)

حکیم الامت دیوبند جناب اشرف علی تھانوی صاحب کو سرکار برطانیہ (انگریز) سے چھ سو روپے ماہوار ملا کرتے تھے
(مکالمۃ الصدرین صفحہ نمبر 9 دارالاشاعت دیوبند ضلع سہانپور)

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس کاندھلوی کو سرکار برطانیہ (انگریز) سے بذریعہ لیٹر پیسے ملتے تھے
(از کتاب: مکالمۃ الصدرین صفحہ نمبر 8 دارالاشاعت دیوبند ضلع سہانپور)

جمعیت علمائے اسلام کو حکومت برطانیہ (انگریز) نے قائم کیا اور ان کی امداد کی
(مکالمۃ الصدرین صفحہ نمبر 7 دارالاشاعت دیوبند ضلع سہانپور)

مولوی اسماعیل دہلوی صاحب فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ (انگریزوں) سے جہاد کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں
(حیات طیبہ صفحہ نمبر 23-24)

قارئین کرام ان تمام باتوں کو پڑھ کر اندازہ لگائیں کہ اکابر دیوبند انگریزوں کے کس قدر فرمانبردار تھے۔

غیر مقلدین اہلحدیث وبابی کا انگریزوں سے رشتہ

پاک ہند میں لفظ ”اہل حدیث“ کی ایک سیاسی تاریخ ہے۔ جو نہایت ہی تعجب خیز اور حیران کن ہے۔ برصغیر میں اس فرقے کو پہلے وبابی کہتے تھے جو اصل میں غیر مقلد ہیں چونکہ انہوں نے انقلاب 1857ء سے پہلے انگریزوں کا ساتھ دیا اور برصغیر میں برطانوی اقتدار قائم کرنے اور تسلط جمانے میں انگریزوں کی مدد کی... انگریزوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد تو اہل سنت پر ظلم و ستم ڈھائے لیکن ان حضرات کو امن وامان کی ضمانت دی۔

سرسید احمد خان (م. 1315ھ/ 1868ء) کے بیان سے جس کی تائید ہوتی ہے۔

انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں اس فرقے کیلئے جو وہابی کہلاتا تھا، ایک رحمت ہے جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہابیوں کو ایسی آزادی مذہب ملنا دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے۔ سلطان کی علمداری میں وہابیوں کا رہنا مشکل ہے اور مکہ معظمہ میں تو اگر کوئی جھوٹ موٹ بھی وہاں کہہ دے تو اسی وقت جیل خانے یا حوالات میں بھیجا جاتا ہے۔۔۔ پس وہابی جس آزادی مذہب سے انگلش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں رہتے ہیں دوسری جگہ ان کو میسر نہیں۔ ہندوستان ان کے لئے دارالامان ہے۔
(مقالات سرسید احمد خان صفحہ نمبر 202)

یہ اس شخص کے تاثرات ہیں جو ہندوستانی سیاست بلکہ عالمی سیاست پر گہری نظر رکھتا تھا۔

ہندوستان میں ان حضرات کو امن ملتا اور سلطنت عثمانیہ میں نہیں (جو مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی، ایشیائے یورپ، افریقہ تک پھیلی ہوئی) امن اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ ان حضرات کا تعلق انگریزوں سے رہا تھا۔۔۔ ال سعود کی تاریخ پر جن کی گہری نظر ہے ان کو معلوم ہے کہ انہی حضرات نے سلطنت اسلامیہ کے سقوط اور ال سعود کے اقتدار میں اہم کردار ادا کیا۔۔۔ یہ کوئی الزام نہیں تاریخی حقیقت ہے، جو ہمارے جوانوں کو معلوم نہیں ہے۔

خود اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی (جنہوں نے انگریزی اقتدار کے بعد برصغیر کے غیر مقلدوں کی وکالت کی) کی اس تحریر سے سرسید احمد خان کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے وہ کہتا ہے: اس گروہ اہل حدیث کے خیر خواہ وفاداری رعایات برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی اور روشن دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں
(مقالات سرسید احمد خان صفحہ نمبر 203)

آخر کیا بات ہے کہ اسلام کے دعویدار ایک فرقے کو خود مسلمانوں کی سلطنت میں وہ امن نہیں مل رہا ہے جو اسلام کے دشمنوں کی سلطنت میں مل رہا ہے۔ ہر ذی عقل اس کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کے لئے تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ملکہ وکٹوریہ کے چشم جوبلی پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو سپاسنامہ پیش کیا اس میں بھی یہ اعتراف موجود ہے۔ اپ نے فرمایا: اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں (مقالات سرسید احمد خان صفحہ نمبر 204)
ایک اور جگہ تحریر کرتا ہے۔ جو اہل حدیث کہلاتے ہیں وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار ثابت ہوچکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جاچکی ہے (مقالات سرسید احمد خان صفحہ نمبر 205)

یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے ہمیشہ ڈر لگتا رہتا ہے۔ 1857ء کے فوراً بعد انگریزوں کے مفاد میں اس جذبے کو سرد کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جہاد کی خلاف 1292ھ/ 1876ء میں ایک رسالہ ”الاقتصاد فی مسائل الجہاد“ تحریر فرمایا جس پر بقول مسعود عالم ندوی حکومت برطانیہ نے مصنف کو انعام سے نوازا۔۔۔ (مقالات سرسید احمد خان صفحہ نمبر 206)
اپ نے بار بار لفظ ”اہل حدیث“ سنا جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ اس فرقے کو پہلے ”وہابی“ کہتے تھے۔ انگریزوں کی اعانت اور عقائد میں سلف صالحین سے اختلاف کی بناء پر برصغیر کے لوگ جنگ آزادی 1857ء کے بعد ان سے نفرت کرنے لگے، اس لئے وہابی نام بدلو کر ”اہل حدیث“ نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔۔۔ یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں: بنا بریں اس فرقے کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ (وہابی) کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کو استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو ”اہل حدیث“ کے نام سے مخاطب کیا جائے (مقالات سرسید احمد خان صفحہ نمبر 207)

حکومت برطانیہ کے نام مولوی محمد حسین بٹالوی کی انگریزی درخواست کا اردو ترجمہ جس میں حکومت برطانیہ سے ”وہابی“ کی جگہ ”اہل حدیث“ نام منظور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

ترجمہ درخواست برائے الاثمنت نام اہل حدیث و منسوخی لفظ وہابی

اشاعۃ السنۃ افس لاہور

از جانب ابو سعید محمد حسین لاہوری، ایڈیٹر اشاعۃ و وکیل اہل حدیث ہند

بخدمت جناب سیکریٹری گورنمنٹ

میں اپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا درخواست گزار ہوں۔ 1886ء میں نے ایک مضمون اپنے ماہواری رسالہ اشاعۃ السنۃ میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی و نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، کا استعمال مسلمانان ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال و خیر خواہ رہے ہیں، اور یہ بات (سرکار کی وفاداری و نمک حلالی) بار بار ثابت ہوچکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جاچکی ہے، مناسب نہیں۔ بناء بریں اس فرقہ کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری

وفاداری، جاں نثاری اور نمک حلالی کے پیش نظر) سرکاری طور پر اس لفظ وبابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال کی ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس مضمون کی ایک کاپی بذریعہ عرض داشت میں (محمد حسین بٹالوی) نے پنجاب گورنمنٹ کو بھی ارسال کی ہے تاکہ اس مضمون کی طرف توجہ دے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اس پر متوجہ فرمادے اور فرقہ کے حق میں استعمال لفظ وبابی سرکاری خط و کتابت میں موقف کیا جاوے اور اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس درخواست کی تائید کے لئے اور اس امر کی تصدیق کے لئے کہ یہ درخواست کل ممبران اہل حدیث پنجاب و ہندوستان کی طرف سے ہے (پنجاب و ہندوستان کے تمام غیر مقلد علماء یہ درخواست پیش کرنے میں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت السنہ ان سب کی طرف سے وکیل ہے۔ میں (محمد حسین بٹالوی) نے چند قطعات محضرنامہ گورنمنٹ پنجاب میں پیش کئے جن پر فرقہ اہلحدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں اور ان میں اس درخواست کی بڑے زور سے تائید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ انریبل سرچارلس ایچی سن صاحب بہادر (جو اس وقت پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر تھے) نے گورنمنٹ ہند کو اس درخواست کی طرف توجہ دلا کر اس درخواست کو باجائز گورنمنٹ ہند منظور فرمایا اور استعمال لفظ وبابی کی مخالفت اور اجراء نام ”اہل حدیث“ کا حکم پنجاب میں نافذ فرمایا جائے۔

میں ہوں آپ کا نہایت ہی فرمانبردار خادم ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر ”اشاعت السنہ“ (اشاعت السنہ ص 24 تا 26 شماره 2 جلد 11)

یہ درخواست گورنر پنجاب سرچارلس ایچی سن کو دی گئی اور انہوں نے تائیدی نوٹ کے ساتھ گورنمنٹ اف انڈیا کو بھیجی اور وہاں سے منظوری اگنی اور 1888ء میں حکومت مدراس، حکومت بنگال، حکومت یوپی، حکومت سی پی، حکومت بمبئی وغیرہ نے مولوی محمد حسین کو اس کی اطلاع دی۔

سرسید احمد خان نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: جناب مولوی محمد حسین نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ اس فرقہ کو جو درحقیقت اہل حدیث ہے، گورنمنٹ اس کو ”وبابی“ کے نام سے مخاطب نہ کرے، مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے کہ ائندہ گورنمنٹ کی تحریرات میں اس فرقہ کو ”وبابی“ کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے بلکہ ”اہل حدیث“ کے نام سے موسوم کیا جاوے (مقالات سرسید احمد خان صفحہ نمبر 208)

غیر مقلد اہلحدیث اکابر مولوی میاں نذیر احسین دہلوی) زمانہ عذر 1857ء میں جبکہ دہلی کے بعض مقتداء اور بیشتر مولویوں نے انگریز سے جہد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کئے نہ مہر... وہ خود فرماتے تھے کہ میاں وہ ہلر تھا بہادر شاہی نہ تھا... وہ یہ چارہ بوڑھا بہادر شاہ کیا کرتا... بہادر شاہ کو بہت سمجھایا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں ہے، مگر وہ باغیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو رہے تھے، کرتے تو کیا کرتے (الحیات بعد الممات صفحہ نمبر 125)

غیر مقلد اہلحدیث اکابر مولوی میاں نذیر حسین کو شمس العلماء کا خطاب گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے 22 جون 1891ء بمطابق 21 محرم الحرام 1315ھ بروز سہ شنبہ کو ملا (الحیات بعد الممات صفحہ نمبر 180)

غیر مقلد اہل حدیث اکابر مولوی نواب صدیق حسن خان بھوپالی خود اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں تیس سال کامل سے متوسل وطن اس ریاست بھوپال کا ہوں اور ہمیشہ معزز و مکرم رہا۔ رئیس معظمہ (بھوپال) نے روجیت سے مجھے عزت و افتخار بخشا اور امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرض سرکار انگریز ظہور میں آیا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب ”معتمہ الہامی“ سے سرفرازی ہوئی۔ حکام عالی منزلت یعنی کار پروازان دولت انگلش کو تجربہ اس ریاست کی خیر خواہی اور وفاداری عموماً اور اس سے صولت دولت (صدیق حسن خان بھوپالی) کا خصوصاً ہو چکا ہے (ترجمان وہابیہ صفحہ نمبر 17، 19، 27، 29) (پیشکش: ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

امام ابو ہابیبہ ثناء اللہ امرتسری نے کلکتہ کے جلسے میں آپ نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے بعد انگریز حکومت اور انگریز حکام کا شکریہ ادا کیا اور پھر داعیان جلسہ کا پھر دعا مانگی (از کتاب: روئیداد اہلحدیث کانفرنس صفحہ نمبر 20)

غیر مقلد اہلحدیث اکابر مولوی محمد حسین بٹالوی انگریز حکومت سے تعاون کے حق میں تھے اور بظاہر انگریزی نظام کے ثناء خواہ بھی تھے (از کتاب: تحریک آزادی فکر صفحہ نمبر 107)

قارئین محترم: آپ نے تمام مستند حوالے ملاحظہ کئے، جس سے واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کا انگریزوں سے بہت پرانا رشتہ ہے، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے انگریزوں سے مال اور اسلحہ کی صورت میں مدد لے کر اسلام اور اسلامی قوانین کو نقصان پہنچایا اور مزید پہنچا رہے ہیں۔ اگر ہیلری کلنٹن کا بیان غلط ہے تو پھر اس کے بیان کے بعد دنیائے وبابیت کے کسی وبابی، دیوبندی مولوی نے اس بیان کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا؟ 21 مئی سے لے کر اب تک کسی اخبار میں امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے بیان کی وہابیوں نے مذمت کیوں نہیں کی؟ ہم دنیائے وبابیت کی پراسرار خاموشی کو کیاسمجھیں؟

انگریز کا ایجنٹ یا ان کا الہ کار؟

اس طرح کا واضح غیر مبہم ثبوت دو

سید احمد اور شاہ اسماعیل کے تعلق سے پورا دیوبندی مکتب فکر مسلسل تحریر و تقریر کے ذریعہ یہ ذہن دینے کی کوشش کرتا رہا ہے کہ انگریزوں کے خلاف محاذ ارائی اور جہادی سرگرمیوں میں سارا رول ان ہی کا ہے اور انہوں نے ہی مسلمانوں کو انگریزوں کے خلاف جہاد کے لئے وعظ کے ذریعہ منظم

کرنے کے بعد جنگیں کیں اور شہادت کے درجے پر فائز ہوئے، جبکہ سچائی اس کے برعکس ہے۔ بلکہ یہ دونوں اور ان کے دیگر حامی و متبعین انگریزوں کے وظیفہ خوار اور مکمل ہم نوا تھے۔ اس سلسلے میں خود افراد خانہ کی بیشمار شہادتیں موجود ہیں، جن میں سے چند ایک ہدیہ قارئین ہیں۔ سیاسی مصلحت کی بناء پر سید احمد صاحب نے اعلان کیا کہ سرکار انگریز سے ہمارا مقابلہ نہیں اور نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے۔ ہم صرف سکھوں سے اپنے بھائیوں کا انتقام لیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ حکام انگلشیہ بالکل باخبر نہ ہوئے اور نہ ان کی تیاری میں مانع آئے (حیات طیبہ، مطبوعہ مکتبہ الاسلام، ص 260)

سید صاحب کے پاس مجاہدین جمع ہونے لگے، سید صاحب نے مولانا شہید کے مشورے سے شیخ غلام علی رئیس الہ آبادی کی معرفت لیفٹیننٹ گورنر ممالک مغربی شمالی کی خدمت میں اطلاع دی کہ ہم لوگ سکھوں سے جہاد کرنے کی تیاری کرتے ہیں، سرکار کو تو اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے صاف لکھ دیا کہ ہماری عملداری میں امن میں خلل نہ پڑے تو نہیں، آپ سے کچھ سروکار نہیں، نہ ہم ایسی تیاری میں مانع ہیں۔ یہ تمام بین ثبوت صاف اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ جہاد صرف سکھوں سے مخصوص تھا، سرکار انگریزوں سے مسلمانوں کو برگز مخاصمت نہ تھی، (حیات طیبہ، مطبوعہ مکتبہ الاسلام، ص 523)

اس تعلق سے مولانا جعفر تھانیسری کی تحریر اس طرح ہے: سید صاحب کا انگریزی سرکار سے جہاد کرنے کا برگز ارادہ نہیں تھا۔ وہ اس وقت ازاد عمل داری کو اپنی ہی عمل داری سمجھتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ سرکار انگریز اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ ملتی، مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو، (حیات سید احمد شہید، ص 293)

سرسید بھی اس واقعات کی طرف عنان قلم موڑتے ہوئے بالکل ملتی جلتی باتیں لکھتے ہیں، جن سے سید احمد رائے بریلوی اور شاہ اسماعیل دہلوی کے جہادی کارناموں کا سراغ بہ آسانی لگایا جاسکتا ہے۔

سید احمد صاحب نے پشاور پر پھر سکھوں کا قبضہ ہونے کے بعد اپنے ان رفیقوں سے جو جہاد میں جان دینے پر آمادہ تھے، یہ کہا کہ تم جہاد کے لئے بیعت شروع کرلو، چنانچہ کئی سو آدمی نے اسی وقت بیعت کی اور یہ بات تحقیقی ہے کہ جو شخص شیر سنگھ کے مقابلے میں لڑائی سے بچ رہے تھے، ان میں صرف چند آدمی اپنے پیشوا سید احمد صاحب کی شہادت کے بعد مولوی عنایت علی اور ولایت علی ساکن پٹنہ ان کے سردار ہوئے، لیکن انہوں نے جہاد کے فرائض انجام دینے میں کچھ کوشش نہیں کی اور جب پنجاب پر گورنمنٹ انگریز کا تسلط ہوا تو مولوی عنایت علی اور ولایت علی مع اپنے اکثر رفیقوں کے 1847ء میں اپنے گھروں کو واپس بھیج دیئے گئے، پس اس سے ہم کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ خاص پٹنہ یا بنگالہ کے اور ضلعوں شے بلکہ عموماً ہندوستان سے رویے اور آدمی اس وہابیت کے پہلے تین زمانوں میں ضرور سرحد کو بھیجے گئے تھے۔ لیکن میری رائے میں یہ بات بہت کھلی ہوئی ہے کہ ان میں سے کوئی آدمی انگریز گورنمنٹ پر حملہ کرنے کے واسطے برگز نہیں گیا تھا اور نہ ان سے یہ کام لیا گیا اور نہ تین زمانوں میں سے کسی کو اس کا کچھ خیال ہوا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی نیت بغاوت کی جانب مائل ہے۔ (مقالات سرسید حصہ نہم 145-146)

جب مولوی عنایت علی اور ولایت علی 1847ء کو ہندوستان لوٹ آئے تو اس وقت سید احمد صاحب کے چند پیروکار سرحد پر باقی رہ گئے تھے اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ ان دو شخصوں نے پٹنہ اور اس کے قرب و جوار کے آدمیوں کو اس کی ترغیب دینے میں برگز کوتاہی نہیں کی کہ وہ جہاد میں شریک ہوں اور یہ اس کام کے واسطے روپیہ جمع کریں۔ چنانچہ وہ برابر بڑی سرگرمی سے کوشش کرتے رہے اور جس بات کا اب تک ان کو دل سے خیال تھا، اس کا اظہار انہوں نے 1851ء میں اس طرح صحیح ہے، کیا کہ وہ پھر ہندوستان سے سرحد کی جانب چلے گئے، مگر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے خیال کیا کہ یہ لوگ دوبارہ سرحد کو انگریزوں پر حملہ کی نیت سے گئے تھے اور انہوں نے بجائے سکھوں کے انگریزوں پر جہاد کیا تھا۔ حالانکہ جب ان لوگوں کو انگریزوں سے کسی طرح کی شکایت نہ تھی تو پھر ان کا ارادہ کسی طرح پر صحیح نہیں ہوسکتا، (مقالات سرسید حصہ نہم ص 147)

اس پر تھوڑی اور روشنی ڈالتے ہوئے سرسید اک رواں قلم سرخ لکیر کھینچتا ہوا نظر آتا ہے جس سے سید احمد رائے بریلوی کا کردار پوری طرح لہولہا نظر آتا ہے۔

اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ یہ وہابی اپنے مذہب میں بڑے پکے، نہایت سچے ہوتے ہیں اور اپنے اصول سے کسی حال میں منحرف نہیں ہوتے اور جن شخصوں کی نسبت میں یہ لکھ رہا ہوں، وہ اپنے بال بچوں اور مال و اسباب کو گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت میں چھوڑ گئے تھے اور ان کے مذہب میں اپنے بال بچوں کے محافظوں پر حملہ کرنا نہایت ممنوع ہے، اس لحاظ سے اگر وہ انگریزوں سے لڑتے اور لڑائی میں مارے جاتے تو وہ بہشت کی خوشبوئوں اور شہادت کے درجہ سے محروم ہوجاتے، بلکہ اپنے مذہب میں گناہ گار خیال کئے جاتے (مقالات سرسید حصہ نہم ص 148)

مذکورہ اقتباسات کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کے پیشوا سید احمد رائے بریلوی کو انگریز نوازوں کی پہلی فہرست اور ہانیوں میں شمار کرنا تاریخی سچائی ہے اور اس میں کوئی جرم نہیں کہ انہیں انگریزوں کا کھلا ہوا معاون اور ناصر گردانا جائے، جبکہ ان شکستہ حالات، فریاد کناں ماحول میں علمائے اہلسنت اپنے وطن کی آزادی کے لئے پوری طرح انگریزی افواج کے خلاف صف اراء اور تحریر و تقریر کے ذریعہ عام ہندوستانہوں کو انگریزوں کے خلاف متحد کر رہے تھے، جس کے نتیجے میں قیدوبند کی صعوبتوں کے ساتھ جان و مال کے اتلاف کا شکار بنتے رہے۔

انگریز نوازی کے ایسے واقعات سے خود سید احمد کے ماننے والوں ہی کی کتابیں شور محشر جیسا ماحول پیش کرتی ہیں اور بعد کے متبعین کی جھوٹی کہانی کا کھلا مذاق اڑاتی ہیں۔ سوانح احمدی، مخزن احمدی، نقش حیات، الدرا المنثور وغیرہ کی عبارتیں بھی سید صاحب کے جہاد کو انگریز مخالف برسر پیکار طاقتوں کے خلاف بتاتی ہیں مگر اس جماعت کے شریسنندوں نے تاریخ نگاری کی روایت پر فرنگی ظلم کرتے ہوئے تاریخ سازی کی نئی طرح ایجاد کر کے یہ بتادیا کہ جھوٹی شہیدی کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اب جھوٹی تاریخ کا سبق بھی عام کریں گے۔ حالانکہ سید احمد کے عہد کے قریبی مورخین وہی باتیں لکھتے رہے جو علمائے اہلسنت بتاتے رہے ہیں۔ مگر بعد کے مورخین نے اپنی جماعت کے اکابرین کا دامن الجھتا دیکھ کر دروغ گوئی سے تاریخ کے صفحات پاٹ دیئے۔ (پیشکش : ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

سید احمد کے جہادی پہلو کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اقتباس بھی کافی واضح ہے۔

”سرکار انگریز گو منکر اسلام ہے، مگر مسلمانوں پر کوئی ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرائض مذہبی اور عبادات لازمی سے روکتی ہے، ہم ان کے ملک میں اعلانہ کہتے ہیں اور ترویج مذہب کرتے ہیں وہ کبھی مانع و مزاحم نہیں ہوتی، بلکہ اگر ہم پر کوئی ظلم و زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے، پھر ہم سرکار انگریز پر کس سبب سے جہاد کریں اور اصول مذہب کے خلاف بلاوجہ طرفین کا خوف گرا دیں“ (حیات سید احمد شہید، ص 171)

فرانس کے مشہور مستشرق گارسن وتاسی کی کتاب تاریخ ادب اردو کی تلخیص طبقات الشعرائے ہند، ص 295، مطبوعہ 1848ء میں سید صاحب کے تعلق سے موجود ہے کہ

”بیس برس کا عرصہ ہوا کہ وہ سکھوں کے خلاف جہاد کرتا ہوا مارا گیا۔

یہی بات دوسرے لفظوں میں نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے ترجمان وہابیہ میں بھی لکھی ہے کہ : حضرت شہید کا جہاد انگریزوں کے خلاف نہ تھا۔ (ترجمان وہابیہ، ص 12-88)

یہی حال شاہ اسماعیل کا بھی تاریخ کے صفحات پر نظر آتا ہے۔ خود وہابی نظریات کے حامل قلم کاروں اور ان کے عہد کے قریبی تذکرہ نگاروں نے ان کی انگریزی سے قربت اور وفاداری کے لڈو ہر خاص و عام کو بانٹے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ 1857ء کے وقت وہابی دیوبندی جماعت کا وجود ہی نہیں تھا۔ لہذا یہ کہنا کہ اکابر دیوبند نے جنگ آزادی میں اہم رول ادا کیا۔ انگریزوں کے خلاف جہاد کا بگل بجایا، شدید ترین ناانصافی اور زیادتی ہے۔ اس کے برعکس علامہ فضل حق خیرآبادی، مفتی صدر الدین ازردہ، مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی، مولانا فیض احمد عثمانی بدایونی، مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی، مولانا وہاج الدین مراد آبادی، مولانا لیاقت علی الہ آبادی اور دوسرے علمائے کرام نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کیا اور عام مسلمانان ہند کو بیدار کیا۔ مگر علمائے سو کا یہ طبقہ پوری چابلو سی کے ساتھ انگریزی حمایت میں قولاً و عملاً سرگرم رہا، جس کی گواہی خود افراد خانہ نے ہی دے دی ہے۔ کلکتہ کے جلسہ عام میں جب ایک شخص نے شاہ اسماعیل سے پوچھا کہ انگریزوں کے خلاف اپ جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے تو شاہ صاحب نے فرمایا: ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں، ایک تو ان کی رعیت ہیں، دوسرے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست درازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے، بلکہ ان پر کوئی حملہ اور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر انچ نہ ائے دیں“ (حیات طیبہ، طبع قدیم ص 364)

مرزا حیرت دہلوی کی یہ بھی تحریر ملاحظہ ہو: مولوی اسماعیل نے اعلان کر رکھا تھا کہ انگریزی سرکار پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے“ (حیات طیبہ ص 201)

اس تعلق سے سرسید نے بھی انتہائی واضح الفاظ استعمال کر کے انگریز نوازی کا سرا پول کھول دیا۔ اس زمانے میں مجاہدین کے پیشوا سید احمد صاحب تھے۔ مگر وہ واعظ نہ تھے۔ واعظ مولوی محمد اسماعیل صاحب تھے، جن کی نصیحتوں سے مسلمانوں کے دلوں میں ایک ایسا ولولہ خیز اثر پیدا ہوتا تھا جیسا کہ بزرگ کی کرامت کا اثر ہوتا ہے۔ مگر اس واعظ نے اپنے زمانہ میں کبھی کوئی لفظ اپنی زبان سے ایسا نہ نکالا جس سے ان کے ہم مشربوں کی طبیعت ذرا بھی برا فروختہ ہو، بلکہ ایک مرتبہ کلکتہ میں سکھوں پر جہاد کرنے کا وعظ فرما رہے تھے۔ اثنائے وعظ میں کسی شخص نے ان سے دریافت کیا کہ تم انگریزوں پر جہاد کرنے کا وعظ کیوں نہیں کہتے، وہ بھی تو کافر ہیں؟ اس کے جواب میں مولوی اسماعیل دہلوی نے کہا کہ انگریزوں کے عہد میں مسلمانوں کو کچھ اذیت نہیں ہوتی اور چونکہ ہم انگریزوں کی رعایا ہیں۔ اس لئے ہم پر اپنے مذہب کی رو سے یہ بات ہے کہ انگریزوں پر جہاد کرنے میں ہم کبھی شریک نہ ہوں“ (مقالات سرسید حصہ نہم ص 141، 42)۔

[Quoted text hidden]

Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>

Mon, Apr 20, 2020 at 7:54 PM

To: Mohammed Ikram Raza Official <ikramraza742@gmail.com>

Alhumdulillah mai ne dekh liye Tumhari language kitni accchi hai wah re wah Ikram Razakhani kaise jumle Istemaal karte ho .

Ahmad Raza Khan bhi aise hi jumle Istemaal karta tha aur kitaabo me kiya hai , Ahmad Raza khan ki Aulad ho na to language to kharab hogi hi .

Molvi Hashmat Ali Rizvi bhi aise hi Ahmad Raza Khan ke jaise kazzab tha aur khayapati insaan tha aur Ikram Razakhani tum bhi wo hi Ahmad Raza Khan ke bete ho to jaise baap hoga waise beta hoga .

Ikram Razakhani zara Aqal se kaam lo mai me itne saare Gmail Diya hu wo sb Mail me jo jo Kitaab pesh kiya hu
Alhumdulillah Tumhare Sab Ahterazat Ke Muh Tod Jawabot Moujud Hai Agar Halali Razakhani Ahmad Raza Khan Ki
Aulad Ho To Mere Kitaabo Ko Padh lo Tamam Bakwas Aur Be Daleel Ahterazat Ke Muh Tod Jawabot Moujud Hai.

Iss liye bolte hai ke Barelvio ka Mutala nahi hota hai agar Mutala hota to ye Bewawoofi Ikram Razakhani tum nahi karte .

Ye famous Ulama E Deoband ki baat hai practically wo bhi ke " Jaha aqal hogi Wala Barelviat nahi Hogi aur jaha
Barelviat hogi waha Aqal nahi hogi "



[Quoted text hidden]

Mohammed Ikram Raza Official <ikramraza742@gmail.com>

Mon, Apr 20, 2020 at 7:58 PM

To: Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>

Mere pas Gustakh e Rasool ki koi izzat nahi.... Mere Aqa Sallallahu Alaihi wasallam ne bhi Munafiqeen ko Masjid e
nabawi se bahar kardiya tha...

[Quoted text hidden]

Mohammed Ikram Raza Official <ikramraza742@gmail.com>

Mon, Apr 20, 2020 at 7:59 PM

To: Huzefa Deobandi <huzefa2524@gmail.com>

Gustakhe rasool Sallallahu Alaihi wasallam ke liye koi naram ghosha nahi..... Yabi Allama qazi ayaz yahi imam e malik aur
yahi Tamam Ulamaye ahle sunnat ka Maslak he

[Quoted text hidden]